انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

164

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۹ فروری سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۳




# مسجد شہید گنج اور مسلمانانِ پنجاب کے ذمہ وار لیڈر

بمبئی اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر حافظ علی بہادر خانصاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار "ہلال" بمبئی نے اس اسمبلی کے مسلمان ممبروں کو دعوت دی ہے۔ کہ آؤ سب مل کر مسجد شہید گنج کی خاطر استعفےٰ دے دیں۔ چنانچہ اونہوں نے لکھا ہے:۔

"مسجد شہید گنج کا سوال تمام ہندوستان کا سوال ہے۔ صرف پنجاب کا سوال نہیں۔ بمبئی اسمبلی کے لیگی ممبروں سے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ آؤ۔ اس آل انڈیا سوال پر اسمبلی سے سب مل کر استعفا دیں۔ میں اسمبلی سے نکل آنے کو تیار ہوں۔ اصول کی حفاظت کے لئے نشستوں کو قربان کرنا چاہیئے۔ کیا مسلم لیگ کے ممبر ان لبیک کہیں گے"

بے شک مسجد شہید گنج کا سوال صرف پنجاب کا نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان کا سوال ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کے متعلق اولین اور سب سے زیادہ ذمہ واری مسلمانانِ پنجاب پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اور مسلمانانِ پنجاب کے ذمہ وار لیڈروں کا ہی یہ فرض ہے۔ کہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایسا پروگرام تجویز کریں۔ جو مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں تک ذمہ وار اور سرکردہ مسلمانوں کا تعلق ہے۔ وہ بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ پنجاب اسمبلی کے مسلمان ممبر اکثریت میں ہوتے ہوئے مستعفی ہو سکیں۔ ایسی حالت میں کس طرح ممکن ہے کہ بیرونِ پنجاب کے مسلمان کوئی مؤثر قدم اٹھا سکیں:۔

مسلم لیگ کہنے کو تو یہاں تک کہہ چکی ہے۔ کہ سارے ہندوستان کے مسلمان مسجد شہید گنج کی واگزاری کا عہد کر چکے ہیں۔ لیکن اس عہد کو نبھانے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عہد بھی حسبِ معمول مسلم لیگ کے دفتر کی زینت بن کر رہ جائے گا۔ ابھی تک یہی طے نہیں ہوا۔ کہ کرنا کیا چاہیئے۔ اور اس کا تصفیہ ایک "خاص اجلاس" تک اٹھا رکھا ہے۔ یہ "خاص اجلاس" کب ہوگا۔ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔ جلد سے جلد جو امید کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایسٹر کی تعطیلات میں کیا جائے گا۔ اس وقت تک تین ماہ کے قریب عرصہ گزر چکا ہوگا۔ اور اس وقت تک حالات بالکل بدل چکے ہونگے۔ سول نافرمانی کی تحریک یا تو بالکل ناکام ہو چکی ہوگی۔ یا ایسا رنگ اختیار کرے گی جسے حکومت برداشت نہ کرے گی۔ ادھر مسلم لیگ غالباً یہ فیصلہ کر کے اپنے لئے مزید مہلت حاصل کرے گی۔ کہ پریوی کونسل میں ہائی کورٹ پنجاب کے فیصلہ کے متعلق اپیل کیا جائے۔ اور تا فیصلہ کوئی کارروائی نہ کی جائے:۔

جو لوگ اس طرح وقت گزار رہے ہوں۔ ان کے متعلق کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ کسی وقت کوئی مؤثر عملی قدم اٹھائیں گے۔ اور اپنا قول و اقرار پورا کریں گے۔ اور جو لوگ کنج عافیت سے نکلنا گوارا نہیں کرتے۔ اور جنہیں اپنی کسی بات کا پاس نہیں ہوتا۔ انہیں کسی مقصد میں کامیابی کی بھی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ سکھوں نے گوردواروں پر جس طرح قبضہ حاصل کیا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے مہنت ایک لمبے عرصہ سے گوردواروں پر قابض تھے۔ اور اسی قانون میعاد کے رو سے جو مسجد شہید گنج کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ قانونی طور پر ان کو کوئی بے دخل نہ کر سکتا تھا لیکن ادھر سکھوں نے عہد کر رکھا تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو جائے۔ وہ گوردواروں پر قبضہ کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور اس کا ثبوت انہوں نے اپنے عمل سے بھی دینا شروع کر دیا۔ تو حکومت نے ان کی خاطر گوردوارہ ایجیٹ بنایا۔ اور اس کے رو سے نہ صرف گوردواروں سے سالہا سال کے قابض مہنتوں کو بے دخل کر دیا۔ بلکہ بڑی بڑی جائدادیں بھی ان سے لے کر سکھوں کے حوالے کر دیں:۔

پس یہ صاف بات ہے۔ کہ جس چیز نے حکومت کو گوردوارہ ایجیٹ بنا کر سکھوں کے حوالے بہت سے گوردواروں کو کرنے پر مجبور کیا۔ وہی چیز جب تک مسلمان پیش نہ کریں۔ انہیں کون پوچھتا ہے۔ لیکن بحالات موجودہ تو یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ مسلم لیگ کوئی مؤثر قدم اٹھائے گی۔ نہ مسلمانوں کے نمائندے کوئی مؤثر کارروائی کریں گے۔ اور نہ مسجد شہید گنج اب مسجد کہلا سکیگی۔ انہی حالات کو دیکھتے ہوئے غیر مسلم کھلم کھلا یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ:۔

"معاملہ خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمان ایک مرکز پر جمع ہونے کی صلاحیت کھو چکے ہیں"

(پرتاپ ۴ فروری)

کاش مسلمان اپنے عمل سے اس کو غلط ثابت کر دیں۔ اور کسی مشترکہ مقصد کے لئے متحدہ کوشش کرنے کی اہمیت کو محسوس کریں گے۔ آہ! اسلام جس نے بات بات میں اتحاد کو ضروری قرار دیا۔

# مدینۃ المسیح



قادیان ۷ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دورہ جلن پیشاب اور بائیں بازو میں درد کے سبب تکلیف رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں +

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ لاہور تشریف لے گئے ہیں +

تحقیقاتی کمیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ نے آج دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا معائنہ کیا +

جمعیۃ فتیان الاحمدیہ کے زیر اہتمام آج مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں السید عبد الحمید افندی خورشید مصری نے عربی زبان میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جسمانی صفائی کے موضوع پر اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے نے مغربیت کے استعمال کے متعلق تقریر فرمائی +

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۶ فروری ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل احباب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نوٹ:۔ فہرست بیعت مطبوعہ ۴ فروری میں نمبر ۶۸ پر غلطی سے ایک نمبر کی کمی رہ گئی تھی۔ لہٰذا موجودہ نمبر ۱۳۱ کی بجائے ۱۳۲ سے شروع کیا جاتا ہے۔

| نمبر | نام | مقام | نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳۲ | رام چرن صاحب | ضلع اگرہ | ۱۴۲ | مسماۃ سلمیٰ صاحبہ | ضلع گورداسپور |
| ۱۳۳ | عبد الحمید صاحب | " گلبرگہ | ۱۴۳ | " زینب بی بی صاحبہ | " " |
| | مع خاندان | " " | ۱۴۴ | " خورشید بی بی صاحبہ | " " |
| ۱۳۴ | میاں بوٹا صاحب | " گورداسپور | ۱۴۵ | رحمت نور صاحب | " " |
| ۱۳۵ | محمد افضل حسین صاحب | پٹنہ بنگال | ۱۴۶ | فتح محمد صاحب قریشی | " فیروزپور |
| ۱۳۶ | محمد عبد اللہ صاحب | ضلع شیخوپورہ | ۱۴۷ | چوہدری مہر الدین صاحب | " سیالکوٹ |
| ۱۳۷ | عظمت بی بی صاحبہ | " ہوشیارپور | ۱۴۸ | عنایت اللہ صاحب | " " |
| ۱۳۸ | محمد صدیق صاحب | " سرگودھا | ۱۴۹ | برکت اللہ صاحب | " انبالہ |
| ۱۳۹ | راجہ امیر خان صاحب | " راولپنڈی | ۱۵۰ | عبد الحمید صاحب | " بیتھوگہ |
| ۱۴۰ | ایک صاحب | " انبالہ | ۱۵۱ | مسماۃ سردار بیگم صاحبہ | " ہوشیارپور |
| ۱۴۱ | مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ | " گجرات | ۱۵۲ | " رضیہ بیگم صاحبہ | " " |

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات اور روایات جمع کرنے کا کام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے اس وقت حضور علیہ السلام کے حالات کلمات اور واقعات جمع کئے جا رہے ہیں۔ یہ کام نہایت ہی اہم اور مفید و بابرکت ہے صحابہ کرام کو اس کی جانب فوری توجہ کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو تابعین ہیں۔ یعنی انہوں نے حضور علیہ السلام کو خود تو نہیں دیکھا۔ مگر صحابہ سے ملے ہیں۔ یا ان کی اولاد ہیں۔ اور ان سے انہوں نے حضور علیہ السلام کی روایات، اور کلمات سنے ہیں۔ تو وہ بہت جلد بڑی احتیاط کے ساتھ انہیں قلمبند کر کے نظارت ہذا میں ارسال کر دیں۔ ایسا ہی موجودہ صحابہ سے حالات قلمبند کر کے روانہ کریں۔ یہ صورت بھی ان کے لئے حصول ثواب کا موجب ہوگی انشاء اللہ

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

# جماعت احمدیہ کے گریجوائیٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ کی دیگر کتب کا ترجمہ انگریزی زبان میں کئے جانے کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ جماعت کے تمام ایسے احباب کی ایک فہرست بنائی جائے جو بی۔ اے یا ایم اے ہوں۔ یا اور کوئی ایسی ڈگری رکھنے والے ہوں۔ تا کہ وقتاً فوقتاً ان سے ترجمہ کا کام کروایا جا سکے۔ پس اس تجویز کے مطابق ایسے تمام احباب اپنے اپنے نام اور مکمل پتہ سے نظارت ہذا کو بہت جلد مطلع فرما دیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

# شیخ عبد الرحمٰن مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مصری صاحب کے اشتہار بعنوان "جناب خلیفہ صاحب کے دونوں پیش کردہ طریق فیصلہ منظور" کے جواب میں آٹھ صفحات پر مشتمل ایک ٹریکٹ بعنوان "شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار" شائع کیا گیا ہے جس میں شیخ مصری کے ہر اعتراض کا مدلل طریق پر جواب دیا گیا ہے۔ وہ احباب جن کے دل موجودہ فتنہ کے استیصال کے کار خیر میں حصہ لینے کیلئے بیتاب ہیں۔ اس ٹریکٹ کی کثرت سے اشاعت کریں۔ ذیل کی شرحوں کے مطابق قیمت بصورت ٹکٹ یا بذریعہ منی آرڈر خاکسار کو ... سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

# تحریک جدید کا ضروری اعلان

ہر جماعت کے کارکن اور ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کی رقوم ارسال کرتے وقت جہاں اسم وار تفصیل دینا ضروری ہے۔ وہاں یہ لکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ آیا ان کی ارسال کردہ رقم سال اول کی ہے یا دوم کی یا سوم کی یا چہارم کی۔ تا کہ دور اول و دور ثانی کے حسابات الگ الگ صحیح رہ سکیں

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

# ہائی کورٹ کی تاریخ سماعت میں تبدیلی

معلوم ہوا ہے۔ کہ عید الاضحےٰ کی وجہ سے ہائی کورٹ لاہور نے درخواست نگرانی کی سماعت کی تاریخ ۱۱ کی بجائے ۱۴ فروری قرار دی ہے۔

# روحانی سزا کے مقابلہ میں جسمانی سزا کچھ نہیں

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو سزا انسان کو ملتی ہے۔ وُہ بعض اوقات روحانی۔ اور بعض دفعہ جسمانی ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ روحانی سزا کو زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ اور ایک غافل انسان کے سامنے روحانی سزا کا ذکر کیا جائے۔ تو وُہ تمسخر سے کام لیتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو گناہوں کے روحانی عذاب ایسے باقاعدہ اور ایک سلسلہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور پھر یہ سزا ایسی خطرناک ہوتی ہے۔ کہ انسان روحانی اور اخلاقی موت کے تصوّر سے ہی کانپ جاتا ہے۔ کذابوں کو یہ سزا ملتی ہے۔ کہ ایک عرصہ کے بعد ان کی ضمیر بالکل مسخ ہو جاتی ہے ان کو اپنے جھوٹ پر اس قدر وثوق ہوتا ہے۔ کہ سچ بولنے والے انسان کو اپنی سچائی پر اس قدر اعتماد نہیں ہوتا۔ اس لئے عادتاً جھوٹے اپنی بات پر زور دیتے ہیں۔ اور کثرت سے اور زور زور سے قسمیں کھاتے ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف میں جھوٹے الزام لگانے والوں کو حلاّف مّہین کہا گیا ہے۔ کسی شخص کا حلاّف ہونا بھی اس کی عادت کذب پر دلیل ہے۔ اب اس سے بڑھ کر انسان کے لئے کیا عذاب ہوسکتا ہے۔ کہ اس کا ضمیر جھوٹ اور سچ میں امتیاز نہیں کر سکتا:۔

اسی طرح نفاق کے متعلق فرمایا فَاَعْقَبَہُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِہِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَہٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰہَ مَا وَعَدُوْہُ۔ اللہ تعالےٰ سے وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ عادت نفاق اس قدر جزو بدن ہو جاتی ہے۔ کہ مرتے دم تک پیچھا نہیں چھوڑتی:۔

اسی طرح ایک سچائی کے انکار سے انسان پر یہ لعنت وارد ہوتی ہے۔ کہ اس کو دوسری سچائی سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کو سچ جھوٹ اور جھوٹ سچ نظر آنے لگتا ہے۔ اب کون انسان ہے۔ جو جسمانی موت کو اس قسم کی موت سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہو۔ میرے تو اس کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جسمانی موت خطرناک چیز ہے۔ ہر ذی رُوح طبعاً اس سے ڈرتا ہے۔ لیکن چونکہ موت انسان کے لئے جلد یا بدیر آنے والی ہے۔ اور ایک طبعی امر ہے۔ اس لئے اکثر انسان اس سے اس قدر نہیں ڈرتے لیکن جب انسان کو یہ بتلا دیا جائے۔ کہ سچائیوں کے تدریجاً انکار سے اخلاقی اور روحانی موت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو اس بات کا یقین ہو جائے۔ کہ یہ قوانین طبعی قوانین کی طرح اٹل ہیں۔ تو جھوٹ بولنے کے ارادہ یا ایک صداقت کے انکار کے ارادہ سے اس کی تمام ہستی ضرور بنیاد سے ہل جائے گی:۔

ہماری جماعت سے ابھی چند لوگ خلافت سے بغاوت کر کے علیٰحدہ ہوئے تھے اور اس طرح انہوں نے ایک مسلمہ صداقت کا انکار اور کفران کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ اب ان لوگوں کا یہ مذہب ہو گیا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نہیں ہیں۔ اور خفیف رنگ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ قاتلان عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں کی۔ بلکہ ان کا فعل اجماع صحابہ پر مبنی تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فتح محمد سیال۔

---

# مجلس مشاورت کیلئے نمائندوں کے انتخاب کے متعلق

# اعلان

165

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے انعقاد کے متعلق میری طرف سے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء سے اخبار "الفضل" میں اعلان کیا جا رہا ہے کہ امسال مجلس مشاورت ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہوگی۔ جماعتیں اپنے اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ھٰذا کو اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل شرائط کو مدنظر رکھیں۔

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ احمدی جماعتیں ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کریں۔ جو واقعہ میں نمائندے کہلا سکیں نمائندے منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیجدیا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو۔ اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو۔ محض اس لئے کہ ہمیں اور کام ہیں۔ اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیجدیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیجدیتا ہے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہونچتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہونچتا ہے۔ اور اس طرح وُہ اپنے آپ کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کے مقام کا ادب اور احترام نہیں سمجھتے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے۔ جو تمام دُنیا کے حالات کو ڈھالنے والی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا انہیں عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے۔ کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کی ممبری جس نے آئندہ دُنیا کو ڈھالنا ہے۔ بہت بڑی عزت سمجھیگا۔ پس احمدی جماعتوں کو نمائندگان کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور بہترین آدمی کو انتخاب کر کے بھیجنا چاہیئے:۔

ہمارے مشورے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ دیکھو۔ ان نمائندوں پر یہی ذمہ وار(ی) کتنی بڑی ہے۔ کہ آئندہ جب خلافت کے انتخاب کا سوال درپیش ہوگا۔ تو مجلس شوریٰ کے ممبروں سے ہی اس کے متعلق رائے لی جائے گی۔ یہ کتنا اہم اور نازک سوال ہے۔ پھر کیوں بااثر لوگوں کو نمائندہ منتخب نہیں کیا جاتا۔ اگر خدا تعالےٰ کی حفاظت نہ ہو۔ تو کتنے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ ایک شخص جو خود واقف نہ ہوگا۔ کسی شخص کی لسانی یا ظاہری حالت کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہی خلیفہ ہو۔ حالانکہ خلافت کے لئے جتنے اوصاف کی ضرورت ہے۔ وُہ اس قدر مختلف اور پیچ در پیچ ہیں۔ کہ اگر اس بارہ میں بھی غفلت سے کام لیا جائے۔ تو جماعت کی تباہی آسکتی ہے:۔

(۲) دُوسرا فیصلہ جو اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ احمدیوں میں سے باوجود مرکزی دفتر یا مقامی کارکنان کے سمجھانے کے داڑھی نہ رکھیں۔ ان کو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ بنایا جائے:۔

(۳) جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہوسکتا ہو۔ اکیس ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں سے نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ شہری جماعتوں کا بقایا دار وُہ شخص سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ سے زائد چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں کا بقایا دار وہ جس کے ذمہ ایک سال سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو۔ بجز اس کے کہ اس نے بقایا کے متعلق نظارت بیت المال سے تحریری معافی یا مُہلت حاصل کر لی ہو:۔

(۴) کسی طالب علم کو کوئی جماعت اپنا نمائندہ منتخب نہیں کر سکتی:۔

(۵) امرائے جماعت ہائے احمدیہ بلا انتخاب بطور نمائندہ مجلس مشاورت میں شامل ہوسکتے ہیں:۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

# عیدالاضحیٰ اور اس کے احکام

## قربانی کے شرائط

دنیا میں ہر قوم اور ہر ملک میں بعض خوشی کے ایام اور تہوار منائے جاتے ہیں۔ جن میں قومی اور جماعتی رنگ میں تمام افراد شامل ہوتے ہیں۔ اسلام جس نے اپنے عالمگیر اور کامل ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس نے بھی انسان کے ان جذبات کی نوعیت کے لحاظ سے عید کے ایام مقرر فرمائے ہیں۔ ہاں جس طرح مذہب اسلام کے دوسرے اصول اور قوانین میں غیر مذاہب سے ایک امتیاز پایا جاتا ہے۔ جس سے خالق و مخلوق مالک و مملوک اور انسان اور رب العالمین میں ایک رابطہ ایک اتحاد اور ایک تعلق کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان عید کے ایام میں بھی اس رابطہ اور تعلق کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بیشک ان ایام میں خوشی منانے کی اجازت ہے اور تفریح حاصل کی جاسکتی ہے۔ مگر اس میں بھی انسان کی پیدائش کے راز کو مضمر رکھا گیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون تاکہ انسان خوشی کے اوقات میں یہ امر بھول نہ جائے۔ کہ اس کا خالق و مالک خدا اس سے کیا چاہتا ہے۔

اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عیدالفطر اور دوسری عیدالاضحیٰ۔ جسے قربانی کی عید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے عیدالفطر کا دن جہاں خوشی منانے کے لئے مقرر کیا وہاں اس سے قبل رمضان کے ایام میں قربانی کرنے سے یہ سکھلایا کہ جب تک قربانی نہ کرو۔ خوشی کی گھڑیاں میسر نہیں آسکتیں۔

عیدالاضحیٰ فریضۂ حج کے ادا کرنے کے بعد رکھی گئی ہے۔ اور صاحب استطاعت مسلمانوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس دن اونٹ گائے بکرے وغیرہ کی قربانی کریں۔ اس میں بھی یہ سبق سکھلایا گیا۔ کہ قربانی کئے بغیر انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد و مدعا کو حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ قربانی کیا ہے۔ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے کس لطیف پیرایہ میں یہ بات سمجھا دی۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت کرنے پر انہیں عظیم الشان انعام دیا گیا اسی طرح اگر تمہاری قربانی بھی صدق دل اور خلوص نیت سے ہوگی تو تمہارا نام بھی دنیا سے مٹ نہیں سکتا۔ قرآن مجید میں بھی اس کی تصریح فرما دی۔ کہ لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها و لکن ینالہ التقویٰ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری اس قربانی کا گوشت اور خون درکار نہیں بلکہ تو تمہارے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ اصل چیز تو خلوص نیت ہے۔ اس میں بتا دیا۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی خاطر سچے دل سے ایک قربانی کی تھی۔ اور اس کے نام کو دوام بخشا گیا۔ اگر آج تم میں بھی وہی ابراہیمی روح موجود ہے۔ اور اس کی پیروی اور سنت میں تم بھی خدا کی خاطر قربانی کرنے سے دریغ کرنے والے نہیں۔ تو پھر تمہیں بھی کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اور اس صورت میں تمہارے لئے عید ہی عید ہے۔

## مسائل عید

(۱) عیدالاضحیٰ ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ ان دس ایام میں ذکر الٰہی اور عبادت پر خصوصیت سے زور دینا چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ایام میں عبادت کی خاص فضیلت بیان فرمائی ہے۔

۲۔ جو شخص قربانی کی طاقت رکھے وہ اس موقعہ پر قربانی کرے۔

۳۔ نماز عید عیدالفطر سے جلدی ادا کرنی چاہیئے۔ تاکہ لوگ واپس آکر قربانی وغیرہ کرسکیں۔

۴۔ عیدالفطر سے پہلے کچھ کھا کر جانا مسنون ہے۔ لیکن عیدالاضحیٰ ادا کرنے کے بعد کھانا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے۔ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحیٰ حتی یصلی۔ (ترمذی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے موقعہ پر گھر سے کچھ کھا کر تشریف لے جاتے تھے۔ اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ واپس تشریف لا کر کچھ کھاتے تھے

۵۔ عیدگاہ جانے اور واپس آنے کا راستہ تبدیل کرنا بھی مسنون طریق ہے۔

۶۔ عید کی نماز ہر مسلمان عاقل پر فرض ہے۔ عورتیں اگر نماز پڑھنے سے معذور ہوں تو وہ بھی دعا میں شریک ہوجائیں۔

۷۔ عید کے موقعہ پر نئے یا صاف اور ستھرے کپڑے پہننا۔ نہانا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

۸۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

۹۔ اس نماز سے پہلے اذان اور اقامت نہیں ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ پڑھتا ہے۔ جس کا سننا ضروری ہے۔

۱۰۔ عید کے موقعہ پر تفریح کرنا اور خوشی منانا بھی مستحب ہے۔ چنانچہ بخاری میں روایت ہے۔ کہ عید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی بعض سہیلیاں کھیل رہی تھیں اور بعض اچھے اور عمدہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔ اس حالت میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے۔ تو آپ اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضؓ کو اس بات پر ناراض ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ حضور نے اپنے منہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا۔ اے ابوبکرؓ ناراض نہ ہو۔ انّ لکل قوم عید وھذا عیدنا۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ اور آج یہ دن ہماری عید کا دن ہے۔

ایسا ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو جاہلیت کے زمانہ میں لوگ دو دن خوشی کے منایا کرتے تھے۔ جن میں وہ کھیلتے تھے۔ اور دیگر تفریحی شغل اختیار کرتے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بتایا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ قد ابدلکم اللہ بھما خیراً منھما یوم الاضحیٰ و یوم الفطر (ابوداؤد) کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی بجائے بہتر دن مقرر فرمائے ہیں۔ جو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے ایام ہیں۔

## قربانی کرنے کے شرائط

۱۔ قربانی نماز عید کے بعد ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص پہلے کر دے۔ تو یہ قربانی شمار نہ ہوگی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ومن ذبح قبل ان یصلی فانما ھو شاۃ لحم عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شئی (متفق علیہ) کہ جو شخص نماز عید سے پہلے ہی جانور ذبح کر لیتا ہے۔ وہ ایک ذبیحہ ہے۔ قربانی نہیں۔

۲۔ غیر مستطیع احباب پر قربانی فرض نہیں۔ اور غیروں کے ساتھ مل کر بھی قربانی کرنے کی ممانعت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک دفعہ یہ سوال پیدا ہوا تو حضور نے فرمایا:۔

"ایسی کیا ضرورت پڑگئی ہے۔ کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے۔ تو بکرا ذبح کرسکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں۔ تو پھر تم پر قربانی فرض بھی نہیں"

۳۔ قربانی اونٹ۔ گائے اور بھیڑ۔ بکرے۔ دنبہ کی ہوسکتی ہے۔ اونٹ اور گائے میں سات حصہ دار شریک ہوسکتے ہیں۔

(۴) بکرا قربانی کے لئے دو دانت والا ہونا شرط ہے۔ عمر کے متعلق اختلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا۔ تو حضور نے فرمایا۔ "مولوی صاحب (حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ) سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفاء کا اس میں اختلاف ہے۔ مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے۔ کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کیلئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔

(۵) قربانی کا جانور نقص والا اور بیمار نہ ہو۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان نستشرف العین والاذن و ان لانضحی بمقابلۃ ولامدابرۃ ولا شرقاء ولاخرقاء (مشکوٰۃ) کہ قربانی کے جانور کو اچھی طرح سے دیکھ لیا جائے۔ آنکھ اور کان میں نقص نہ ہو۔ کان کٹا ہوا نہ ہو۔ نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ اور نہ ہی اس میں سوراخ کئے ہوئے ہوں۔ ایسا ہی حضور نے فرمایا کہ چار قسم کی قربانی ممنوع ہے۔ (۱) لنگڑا (۲) کانا۔ جس کی ایک آنکھ نہ ہو۔ (۳) بیمار۔ (۴) بہت ہی کمزور اور لاغر جانور۔ بعض اوقات یہ جانور کسی متعدی مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ مثلاً سل دق وغیرہ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا گوشت کھانے والوں میں یہ بیماری سرایت کر جاتی ہے۔ اس لئے قربانی کا جانور خریدتے وقت یہ اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ تندرست اور صحیح وسالم ہو۔ اور کسی وٹرنری ڈاکٹر کو دکھا لینا بہت بہتر اور مفید ہے۔

(۵) قربانی تین دن تک ہوسکتی ہے یعنی عید کے دن اور اس سے دو دن بعد تک۔

(۶) اگر قربانی دینے والا خود ذبح کرسکتا ہو۔ تو اس کا ذبح کرنا مسنون ہے۔ ورنہ کسی اور سے کرالے۔

(۷) اپنے فوت شدہ عزیزوں کی طرف سے بھی قربانی دی جاسکتی ہے۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی جانب سے بھی قربانی دیا کرتے تھے۔ م

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذبح کرنے کی کیفیت ایک روایت میں یہ مذکور ہوئی ہے۔ اخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللّٰھم تقبل من محمد وال محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ (مسلم) کہ حضور نے قربانی کے جانور کو لٹایا اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کے علاوہ فرمایا اے خدا اس قربانی کو محمدؐ اور اس کے آل اور اس کی امت سے قبول فرما۔ امین

اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد

خاکسار

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل۔

# ابراہیمی قربانی سے جماعت احمدیہ کیا سبق حاصل کرسکتی ہے



محبت قربانی چاہتی ہے۔ خوبصورت اور خوشنما قربانی، پاکیزہ اور بے لوث قربانی محبوب کی شان کے شایاں اور اس کی قدر کے مناسب قربانی چاہتی ہے۔

عید الاضحی (قربانیوں کی عید) دراصل محبت کی قربان گاہ پر حقیقی قربانی کی ایک یاد ہے۔ سیدنا ابراہیمؑ خدا کی محبت میں فنا تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس غیر معمولی محبت پر دال ہے۔ اکلوتا بیٹا کتنا عزیز ہوتا ہے خصوصاً جب کہ آئندہ اولاد کی امید منقطع ہو جائے۔ مگر ابراہیمی محبت بلا تامل محبوب ازلی کے اشارہ پر اکلوتے کو ذبح کرنے پر تیار ہوگئی۔

حضرت ابراہیمؑ خدا کے برگزیدہ سنگدل نہ تھے۔ احساس سے بیگانہ نہ تھے۔ وہ تو اس قدر رقیق القلب تھے۔ کہ جب انہیں قوم لوطؑ کی تباہی کی خبر ملی۔ تو بے چین و بے قرار ہو گئے۔ اور بار بار اپنے خدا سے ملتجی ہوئے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو اس قوم کو ہلاکت سے بچا لیا جائے۔ سیدنا ابراہیمؑ کا دل کفار کی بربادی پر بھی مضطر تھا۔ کیونکہ وہ بنی نوع انسان کی محبت سے پُر تھا۔ مگر کیا ہی عجیب نظارہ ہے۔ کہ وہی دل جو شریر اور مفسد انسانوں تک کی تباہی کی خبر سے بھی پگھل جاتا ہے۔

وہ اپنے اکلوتے کے گلے پر چھری رکھتے وقت ذرہ بھر ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیتا۔ دل وہی ہے۔ مگر حالات مختلف نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر باریک بین نظر سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت سیدنا حضرت ابراہیمؑ محبت کا مجسمہ تھے۔ خدا کی سچی محبت آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ وہ انسانوں سے اس لئے محبت کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا یہی منشار ہے۔ وہ اپنے بیوی بچوں سے بھی اس لئے پیار کرتے تھے۔ کہ یہ اس کے محبوب کی مشیت ہے مگر جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان کا محبوب اکلوتے کی قربانی چاہتا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ لبیک اللّٰھم لبیک اے خدا میں حاضر ہوں۔ یہ لے میرا اسماعیلؑ تیرے لئے قربان ہوتا ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ بھی محبت کی قربان گاہ پر پروانہ وار قربان ہونے کے لئے آمادہ تھے۔ سچ ہے۔ ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو نوازا۔ آل ابراہیمؑ کی قربانی کو نوازا اور ہمیشہ کے لئے اس سنت کو انسانوں میں جاری کر دیا۔ عید الاضحیٰ کے روز پیسوں کے صدقہ سے یا کپڑوں کی بخشش سے قربانی کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک حلال جانور کا ذبح کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جان کے بدلے جان ہی ہوتی ہے۔ اس روز بے جان قربانی ناقابل التفات ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ قربانی بے عیب ہو۔ اس کا کوئی عضو ناقص نہ ہو۔ کم عمر نہ ہو۔ دبلی نہ ہو۔ کیونکہ محبت کی قربانی بے عیب اور بے لوث ہونی ضروری ہے۔ یہ قربانیاں سیدنا ابراہیمؑ کی بےنظیر قربانی کی یادگار ہیں مگر کب؟ صرف اس وقت جبکہ قربانی گوشت اور پوست کی نہ ہو۔ بلکہ قربانی محبت کی ہو۔ اس کے نیچے جذبۂ جاں نثاری کام کر رہا ہو۔ خدا کا تقویٰ مدنظر ہو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ کہ خدا تعالیٰ تم سے قربانیوں کا گوشت اور خون لینے پر راضی نہیں وہ تم سے سچی تقویٰ کا مطالبہ کرتا ہے۔ انسان ابتداء سے ہی اپنے محبوبوں کے لئے قربانی کرتے آئے ہیں سچ تو یہ ہے۔ کہ قربانی کے بغیر انسانی زندگی نہایت ہی بدنما نظر آتی ہے اور قربانی ایسی شاندار چیز ہے۔ کہ دشمن سے بھی خراج تحسین حاصل کئے بغیر نہیں رہتی۔ خدا کے لئے قربانی، محبوب ازلی کے لئے قربانی کیسی ہو؟ سب چیزیں اسی کی ہیں۔ ہم اس کے سامنے کیا لے جائیں۔ مگر آؤ کم از کم سب چیزوں میں سے اچھی اور عزیز تر چیز تو پیش کریں۔ جسم فانی ہے۔ مگر دل کی محبت لازوال ہے۔ اس لئے جسمانی قربانی اصل چیز نہیں۔ بلکہ اصل چیز خدا کی محبت میں گداز ہونا ہے۔ سیدنا ابراہیمؑ کو قوم لوطؑ کی ہلاکت سے تکلیف تھی۔ لیکن اپنے اکلوتے فرزند کے گلے پر چھری پھیرنے میں تکلیف نہ تھی۔ کیونکہ آپ قربانی اور محبت کی حقیقت کو سمجھتے تھے۔

اللہ تعالےٰ نے عید الاضحیٰ کے ذریعہ ہمیں سبق دیا ہے۔ کہ ہماری قربانی دائمی ہو۔ کامل ہو۔ بے عیب ہو۔ اس میں ریار کا دخل نہ ہو۔ تب خدا اس قربانی کو قبول کرتا ہے عیدوں کے بعد عیدیں گزرتی ہیں۔ مگر جانوروں کو ذبح کرنے والے ابراہیمی رنگ میں رنگین نہیں ہوتے کیونکہ ان کی نظر دُنبہ یا بکری پر ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو قصاب تو کہا جاسکتا ہے۔ مگر قربانی کرنے والا نہیں۔ آج دین اسلام نحیف و بے یار و مددگار ہے آؤ ہم عید الاضحیٰ کی یاد میں اپنے خدا سے یہ عہد کریں۔ کہ ہماری آئندہ زندگی کا ہر لمحہ تیرے دین کی خدمت میں صرف ہوگا۔ ہماری بیوی اور بچوں کی محبت عزیز و اقارب

کی محبت تیری حقیقی اور لازوال محبت کے تابع ہو گی۔ کوئی قربانی ہمارے لئے شاق نہ ہو گی۔ ہماری زندگی اور موت تیری محبت میں ہو گی۔

بے شک آج بظاہر دین کی خدمت کرنا وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد ہونا ہے۔ مگر کیا ابراہیمی قربانی کا یہ ایک جزو نہیں۔ احمدی قوم کے اغنیاء اور صاحب اولاد لوگ آگے بڑھیں۔ اور اپنے بچوں کو پال پوس کر دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اگر ہم عید الاضحیٰ سے یہ سبق لیں اور عہد محبت کی تجدید کریں اور اپنے خدا کے سامنے تقویٰ اور محبت کی سچی قربانی پیش کریں۔ تو ہماری عید حقیقی عید ہے۔ ورنہ ایک رسم ہے۔ ایک دوست ایک بزرگ سے کہہ رہے تھے کہ میں آپ کے لئے قربانی کا جانور خرید لاؤں۔ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ مگر ایسا نہ ہو کہ وقت پر اس میں کوئی عیب نکل آئے میں نے کہا۔ سچ سچ قربانی بے عیب ہونی چاہئیے اور اعلیٰ ترین ہونی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وقت پر اس میں عیب ثابت ہو۔ ورنہ وہ قبول نہ ہو گی۔ اے خدا! تو ہم کو سچی اور حقیقی قربانی کی توفیق عطا فرما اور اپنے فضل سے اس کو قبول فرما۔ آمین

خاکسار:- ابو العطاء جالندھری

## ضروری اعلان

بعض احباب جماعت اپنا چندہ براہ راست مرکز میں بھیج دیتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے حسب فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب آسانی سے اپنی جماعت میں چندہ ادا کر سکتے ہوں۔ ان کو اس جماعت کے ہمراہ اپنا چندہ بھیجنا چاہئیے۔ اور جو بوجہ دوری جماعت کے ایسا کرنے سے معذور ہوں ان کو نظارت بیت المال سے باقاعدہ براہ راست چندہ بھیجنے کی منظوری حاصل کرنی چاہئیے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

# جنوبی ہند میں تبلیغ احمدیت

جنوبی ہند محتاج توجہ ہے۔ یہ علاقہ اپنی وسعت مسلمانوں کی اقلیت۔ ہندو ذہنیت ورادڑ پست اقوام کی اکثریت مسیحی تبلیغی فوقیت اور حیدر آباد کی اہمیت کے مدنظر بہت قابل توجہ ہے کیونکہ (۱) مدراس کی ہندو حکومت کا بندے ماترم کا بھجن بطور دعا اور ہندی زبان بطور لنگوا فرینکا بہ جبر رائج کر دینا (۲) مہاراشٹر کے ہندوؤں کا گائے اور برہمن کی حمایت والے سیواجی راج کی واپسی کی تمنا کا اظہار کرنا (۳) پست ورادڑ اقوام کا اسلام کی طرف میل ظاہر کرنے کے بعد ٹھہر جانا۔ (۴) مسیحی تبلیغی سعی کی وسعت اور خطرہ کہ مسیحی آبادی پھر سے ہندوؤں میں جذب نہ ہو جائے۔ حیدر آباد کی اسلامی ریاست میں مسلمانوں کا تنزل مگر احمدیت کی مخالفت جس کا اعلان پروفیسر الیاس برنی کی کتب کے بکثرت بہ صرف زر خطیر شائع کرانے سے ظاہر ہے ایسے واقعات ہیں جو بتاتے ہیں۔ کہ ہوا کا رخ کدھر ہے۔ اور طوفان کس طرح مسلمانوں کی اقلیت کی کشتی کو ٹیپو سلطان اور نظام الملک اور حضرت اورنگزیب علیہ الرحمۃ کی جہانبانی کے خطہ سے دور لے جا کر تباہی و بربادی کے ساحل پر پہنچا رہا ہے۔

### قادیان کے طفیل

اہالیان جنوبی ہند کی خوش قسمتی ہے کہ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ اسلام جو کئی برس جنوبی ہند میں رہ چکے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ میں تین مرتبہ اس طرف تبلیغی دورہ پر آ چکے ہیں۔ اور ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ جہاں جہاں تعلیم یافتہ ہندوؤں نے آپ کا وعظ سنا۔ وہاں ان میں سے بڑے اور خصوصاً صدر نے سامعین کی نمائندگی کرتے ہوئے بلاخوف لومۃ لائم کہا۔ "اگر یہ اسلام ہے تو میں مسلمان ہوں" "ایسے مبلغین کی ضرورت ہے جو ہمیں اصل اسلام سے واقف بنا سکیں" یہ ہمارے گرو ہیں"۔ گذشتہ خاندیس مذہبی کانفرنس اور سابق ناسک کانفرنس اور دوسری مجالس میں جلیل القدر ہندو مذہبی پیشواؤں نے مولانا کے طرز بیان اور احمدیت کے پیش کردہ اسلام کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور خود شنکر آچاریہ ڈاکٹر کرت کوٹی کو خراج تحسین ادا کرنا پڑا۔ مسلمانان دکھن کی یہ دلداری الحمدللہ۔ کہ قادیان کے طفیل ہو رہی ہے۔

### شیموگہ اور ساگر میں

مولوی صاحب موصوف اب پھر تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ اور ۱۹ر جنوری کو آپ ہری پور سے اتر کر ریاست میسور میں داخل ہوئے عملدار (تحصیلدار صاحب) ہری پور کے ہاں جو میر کلیم اللہ صاحب صدر جماعت ہائے میسور کے داماد ہیں مختصر قیام کے مولانا نیر شیموگہ پہنچے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب اور دیگر ہندو مسلم اکابرین سے ملاقات کرنے روزانہ درس قرآن دینے کے علاوہ آپ نے شیموگہ میں دو تقریریں کیں اور خطبہ جمعہ میں بھی مرد و عورتوں کو اسلام کی خوبیوں اور احمدیت کے مخصوص عقائد کی ثقاہت سے آگاہ کیا۔ شیموگہ سے مولانا بذریعہ موٹر ساگر کی احمدی جماعت کی درخواست پر وہاں گئے۔ پہلے جماعت احمدیہ کو نصائح اور مرکز سے وابستگی کا وعظ کیا اس کے بعد انگریزی میں زیر صدارت منصف صاحب ٹاؤن ہال ساگر میں اسلام کی صداقت پر وعظ کیا۔ جس کا محظوظ حاضرین میں سے ایک معزز تعلیم یافتہ ہندو نے کنڑی زبان میں خلاصہ سنایا۔ صاحب صدر نے کہا۔ "میں تو صدارت کے لئے شامل تھا۔ مگر اب میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے عزت بخشی گئی ہے ہم تو اسلام کو تلوار ہی کا مذہب جانتے تھے۔ مگر مولانا نے اپنی فصیح انگریزی میں آج واضح کر دیا کہ اسلام صلح و امن کا مذہب ہے جس کے لئے ہم مشکور ہیں" پبلک نے بھی اپنے نمائندوں کے ذریعہ شکریہ ادا کیا۔ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ مولوی صاحب اس طرف آتے اور اسلام کی تبلیغ غیر اقوام میں ہوتی۔

### مولانا نیر صاحب بنگلور میں

الحاج مولانا نیر معہ جناب میر کلیم اللہ صاحب ۲۳ جنوری کو بنگلور پہنچے۔ احمدیہ قبرستان کے لئے زمین حاصل کرنے کی کوشش۔ نواب امین الملک سر مرزا محمد اسمٰعیل دیوان میسور چیف سکرٹری کیشور آئینگر اور دیگر ہندو مسلم اکابرین سے ملاقاتیں کرنے جماعت احمدیہ کو انفرادی اور خطبہ جمعہ میں وعظ کرنے کے علاوہ مولوی صاحب نے انگریزی میں دو تقریریں فرمائیں۔ ایک یونیورسٹی یونین میں زیر صدارت ڈاکٹر سمپت کمارن ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی "Newer Ideas in Islam"

"اسلام میں نئے نئے خیالات" پر ہوئی جس میں مولوی صاحب نے احمدی وغیر احمدی عقائد کا فرق اور قرآن کریم کی اصل تعلیم پر روشنی ڈالی۔ جسے طلبائے کالج نے بے حد پسند کیا۔ اور اس طرح بنگلور کی فضا جو ایک عرصہ سے احمدیت کے لئے مکدر تھی صاف ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر تصرف الٰہی یہ ہوا کہ ڈائی میموریل ہال میں مائی تھاٹ سوسائیٹی کے زیر اہتمام "Islam and World Peace" "اسلام اور دنیا کا امن" کے مضمون پر مولانا کا نہایت فاضلانہ لیکچر ہوا۔ اس تقریر میں مولوی صاحب نے اس محبت اور عشق سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحبت یافتہ کو اپنے آقا سے ہونا چاہئیے۔ پیغام احمدیت، بنگلور کی پبلک کو پہنچایا جسے عام طور پر سراہا گیا۔ اور دشمن و دوست نے پسند کیا۔ لوگوں کی خواہش ہے کہ مولانا پھر کبھی آئیں اور تقریریں فرمائیں۔

### ہز ہائی نس سے ملاقات

میسور کی ریاست ہندوستانی ریاستوں میں سے اپنے حسن انتظام دیوان اور مہاراجہ کی قابل تعریف دستنش ذات کے سبب خاص حیثیت رکھتی ہے۔ ریاست کے چھوٹے چھوٹے قصبات میں بھی بجلی کی روشنی اور فراخ سڑکیں اور گول

یا مربع چوک ہیں۔ ہر گاؤں کے باہر دروازہ پر داخلہ کے کھمبے ہیں۔ اور گاؤں کا نام اور آبادی اس ریاست کی دونوں زبانوں یعنی انگریزی و کنڑی میں لکھے ہیں۔ انتظام کی ہر شاخ میں ترقی ہے۔ اور شہر میسور تو اپنی صفائی اپنی صنعت و حرفت اور اپنی بجلی کی روشنی سے رات کو جگمگا اٹھتا ہے۔ چمنڈی کی پہاڑی میلوں تک روشن ہے۔ محلات شاہی جگمگ کرتے ہیں۔ اس روشن شہر میں روشن دماغ فرمانروائے میسور رہتے ہیں۔ جو مولانا نیر سے پہلے ۱۹۲۸ء میں ملے تھے۔ اور اب بھی ہز ہائی نس نے ۲۳ منٹ کی ملاقات کا موقعہ دیا۔ سلسلہ کا لٹریچر قبول فرمایا۔ اور نہایت خندہ پیشانی و محبت سے اس ہر دل عزیز فرمانروا نے مبلغ سلسلہ احمدیہ کی باتوں کو سنا جس کیلئے یہ ریاست اور اس کی سیاست قابل مبارکباد ہیں۔

### شکریہ

مولوی صاحب ۲۸ رجنوری کو میسور سے بعزم حیدر آباد روانہ ہو گئے۔ اس نواح کے لوگ حضرت امیر المومنین و نظارت دعوت و [illegible]

# مونگھیر میں ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں

سرمپت کا ییکا نند برہمچاری مونگھیر آئے ہوئے تھے۔ ۲۸ رجنوری کو ٹاؤن ہال مونگھیر میں ان کی تقریر حضرت کرشنؑ کے احکام اور ان کی وحدانیت کی تعلیم کے متعلق ہوئی۔ ۲۹ رجنوری کو ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ جس میں برہمچاری موصوف کے علاوہ حکیم خلیل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگھیر اور رائے بہادر ہیچ چندر یا سوایڈووکیٹ نے تقریریں کیں۔ حکیم صاحب کی تقریر کو ہندو مسلم حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور سامعین نے زور دے کر حکیم صاحب کو زائد وقت دلوایا۔ دیگر جملہ مقررین نے بھی کسی نہ کسی رنگ میں اسلام کی تائید کی۔ اور رائے بہادر ہیچ چندر یا سوایڈووکیٹ نے تو یہاں تک کہا کہ جس طرح کرشن جی نے مناظر قدرت و عناصر پرستی کا کھنڈن کرتے ہوئے ایک خدا کی پرستش کی طرف ہند کے باشندوں کو متوجہ کیا۔ اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مختلف جھوٹے معبودوں اور بتوں کی پرستش سے پھیر کر ایک خدا کی پرستش کی طرف دنیا کو متوجہ کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

عاجز سید وزارت حسین نائب امیر پراونشل و سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ مونگھیر

167

## ضروری اعلان

ماسٹر محمد شفیع صاحب مرحوم جو ۱۹۳۲ء میں نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کے بچوں کو پڑھانے پر متعین تھے اور جو جموں کی طرف کے رہنے والے تھے ان کے اگر کسی پس ماندگان کا کسی دوست کو علم ہو۔ تو جلد نظارت ہٰذا کو مطلع فرمائیں ؛

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**وارد ہا سیگاؤں** ۶ر فروری۔ آج دوپہر وارد ہا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا۔ ایک قرارداد میں یہ بیان کیا گیا کہ ہندوستان کسی ایسی جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ جس کا مقصد استعماری عزائم کو پورا کرنا ہو۔ اس قرارداد کے ذریعہ ان تیاریوں کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ جو دنیا کے موجودہ مخدوش حالات کے پیش نظر ہندوستان میں کیجا رہی ہیں۔ ایک اور قرارداد میں ہندوستانی ریاستوں اور کانگرس کے تعلقات پر بحث کی گئی۔ قرارداد میں لکھا گیا۔ کہ کانگرس ہندوستانی ریاستوں میں بھی وہی سیاسی اقتصادی اور تمدنی اصلاحات چاہتی ہے۔ جن کی وہ برطانوی ہند میں خواہاں ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ریاستوں کو بھی داخلی آزادی حاصل ہو۔ کانگرس ریاستوں کے اندر تحریک آزادی کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لیکن وہ اس کی کوئی عملی امداد نہیں کر سکتی۔ سردست کانگرس یہ بھی نہیں چاہتی کہ ریاستوں میں کانگرس کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

**کیمل پور** ۶ر فروری۔ کوٹ فتح خان کے نئے واقعہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دونوں پارٹیوں کے بیانات سننے کے بعد سردار صاحب آف کوٹ فتح خان کو دیوار بنانے کی اجازت دے دی۔ اور قرار دیا۔ کہ وہ ان کا اپنا راستہ ہے۔ نیز ہائی کورٹ نے اپنے فیصلہ میں دوتل نالہ کی طرف جانے کی غرض سے سکھوں کے لئے کوئی راستہ مقرر نہیں کیا۔ اور اگر یہ راستہ بند کر دیا جائے۔ تو دوتل نالہ کی طرف جانے میں سکھوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ دیوار سے چند قدم کے فاصلہ پر سے گزر سکتے ہیں۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ پنجاب سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے ایک بیان شائع کر کے کانگرسی وزراء سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور اگر وہ انہیں پورا کرنے سے قاصر ہیں تو مستعفی ہو کر آئینی تعطل پیدا کریں۔

**کانپور** ۶ر فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کانپور میں آج زبردست فساد ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۰۰ آدمی مجروح ہوئے۔ مجروحین میں پولیس والے بھی شامل ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حافظ محمد ابراہیم وزیر مواصلات کانپور آئے سٹیشن سے انہیں جلوس کی شکل میں لایا گیا۔ راستہ میں بعض مقامات پر جلوس پر پتھر پھینکے گئے۔ جس پر فساد ہوگیا۔

**لاہور** ۱ر فروری۔ شاہی مسجد میں شورش کاشمیری کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ سر سکندر حیات خان وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔ ورنہ وہ جتھا لے کر ان کی کوٹھی کی طرف مارچ کریں گے۔

**کلکتہ** ۶ر فروری۔ "ہندوستان سٹینڈرڈ" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار کی کانگرسی وزارت نے کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کو اطلاع دے دی ہے۔ کہ گورنر نے جیل میں بھوک ہڑتال کرنے والے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق وزارت کی سفارش کو ٹھکرا دیا ہے۔ اگر ورکنگ کمیٹی چاہے تو ہم اسی سوال پر مستعفی ہونے کو تیار ہیں۔ ورنہ ان قیدیوں کی رہائی کے لئے کمیٹی جو ہدایت دے گی۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ پنجاب ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر جے لال جو حال میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ جج مقرر کرنے کے سلسلہ میں دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل کا نام لیا جا رہا ہے۔

**دہلی** ۶ر فروری۔ آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر ساورکر نے کہا کہ ہندو فرقہ وار مسئلہ کے متعلق مسلمانوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کانگرس کی ان کوششوں کی مذمت کی جو وہ ہندو مسلم مفاہمت کیلئے کر رہی ہے۔

**وارد ہا** ۶ر فروری۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو ناگپور چلے گئے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس ہری پور کانگرس کے لئے اپنا صدارتی ایڈریس تیار کرنے کے لئے کلکتہ روانہ ہوگئے۔ معلوم ہوا ہے۔ مسٹر گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر جناح کو مجوزہ خط لکھدیا ہے۔ اور اس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ مسلم لیگ کے مطالبات کی وضاحت کریں۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت بابو موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی اور ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے آج سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتالی سیاسی قیدیوں سے ملاقات کی۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی خواہش کے مطابق بھوک ہڑتال ترک کر دیں لیکن قیدیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور صاف کہہ دیا کہ جو قدم وہ اٹھا چکے ہیں اسے واپس نہیں لے سکتے۔

**لدھیانہ** ۶ر فروری۔ آج پولیس کی ایک جمعیت نے لدھیانہ ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کے پنڈال میں داخل ہو کر دس کانگرسی کارکنوں کو ایک آنریری مجسٹریٹ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا

**کلکتہ** ۶ر فروری۔ مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ آپ نے ایک مکتوب میں مجھ سے دریافت کیا تھا۔ کہ میں ان شکایات کی فہرست تیار کر کے بھیجوں جو مسلمانوں کو کانگرسی صوبوں کی وزارتوں سے ہیں۔ لیکن میں نے ایسا کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ بات ہندو مسلم کشیدگی کو بڑھانے کا موجب ہوگی۔ لیکن چونکہ فرقہ پرست ہندو اس خط کو چیلنج قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے میں ان شکایات کی فہرست پریس کو بھجوا رہا ہوں۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے مسلمانوں کی ایجی ٹیشن کے پیش نظر ہو۔ اکالیوں نے بھی والنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی ہے سکرٹری اکالی دل نے بیان کیا۔ کہ سکھ مسجد شہید گنج کی ایک اینٹ بلکہ ایک ذرہ بھی کسی کے قبضہ میں جانے نہیں دیگا

**بنارس** ۶ر فروری۔ آج یوپی اسمبلی کے سپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ کانگرس فیڈریشن کے نفاذ کو ناکام بنا سکتی ہے جن صوبوں میں کانگرسی وزارتیں ہیں وہاں کی مجالس قانون ساز فیڈریشن کے لئے نمائندے منتخب کرنے سے انکار کر دیں گی اگر کسی طرح فیڈریشن قائم بھی ہوگئی۔ تو کانگرسی صوبوں کو فیڈرل اسمبلی کے قوانین کو عملی شکل دینے سے انکار کر دینا چاہئے۔

**پٹنہ** ۶ر فروری۔ بہار کے سیاسی اسیروں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے کیونکہ پٹنہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کانگرسی وزارت سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ مستعفی ہو جائے۔ یہ قرارداد پنڈت جواہر لال نہرو کو بھی بھیجی گئی اور لکھا گیا۔ کہ اگر کوئی اقدام نہ کیا گیا۔ تو نوجوان ۱۶ر فروری سے گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے پنڈت جواہر لال نہرو نے وزیر اعظم بہار کو کہا تھا۔ کہ ہزاری باغ جیل میں جا کر بھوک ہڑتالی قیدیوں سے ملاقات کریں اور اسے ختم کرانے کی کوشش کریں۔

**کیپ ٹاؤن** ۶ر فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کیپ ٹاؤن سے ۳ میل کے فاصلہ پر



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی